خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 17 اکتوبر 2025 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غزوہ تبوک کی مزید تفصیلات بیان فرمائیں۔

ابو عامر مدنی جو خزرج قبیلہ سے تھا، وہ آپ ﷺ کے مدینہ آنے کے بعد مکہ چلا گیا تھا، لیکن جب مکہ بھی فتح ہو گیا تو وہ آپ ﷺ کے خلاف سازشیں کرنے کیلئے قبا میں آبسا۔ کافی عرصہ باہر رہنے کی وجہ سے مدینہ کے لوگ اسے پہچانتے نہ تھے سوائے چند منافقوں کے جن کیساتھ ملکر وہ سازشیں گھڑنے لگا۔ اس نے کہا کہ میں شام میں جاکر عیسائی حکومت اور عرب قبائل کو بھڑکاتا ہوں اور ادھر تم (منافقین مدینہ) ان میں افواہیں پھیلا دینا کہ شامی فوجیں مدینہ پر حملہ کی تیاری کر رہی ہیں۔ یہ خبریں اس کثرت سے پھیلیں کہ آپ ﷺ نے خود شام کے خلاف لشکر کشی کا فیصلہ فرمایا۔ ان دونوں سخت قحط سالی کے حالات تھے اور منافقین لوگوں کو ڈرا بھی رہے تھے تا کم لوگ جائیں اور شکست یقینی ہو جائے۔

آپ ﷺ نے مہم کا عام اعلان فرمایا اور دشمن کے لشکر کی خبر دی۔ دیگر قبائل کو بھی لشکر میں شامل ہونے کیلئے پیغام بھیجے۔ مدینہ میں ان دنوں خوف وحر اس لاحق تھا، فصلیں پکنے والی تھیں اور سینکڑوں میل کا سفر سامنے تھا۔ لیکن جب جنگ کیلئے جانے کا اعلان ہوا تو آپ ﷺ کے مخلص ساتھی جنگ کی تیاری کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام اور خصوصاً امیر صحابہ کو مالی قربانی کرنے کی تحریک کی۔ سب سے پہلے حضرت ابو بکر اپنے گھر کا سارا سامان لے آئے، آپ ﷺ نے پوچھا کہ اپنے گھر والوں کیلئے کیا چھوڑا۔ حضرت ابو بکر نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول۔ حضرت عمر اپنا آدھا مال لے آئے۔ حضرت عثمان بن عفان ۳۰۰ اونٹ لائے، ایک روایت کے مطابق 10 ہزار دینار خرچ ہوئے جو کہ اونٹوں اور گھوڑوں کے علاوہ تھے۔ حضرت عثمان نے فوج کے 3/1 حصہ کا خرچ برداشت کیا۔ آنحضرت ﷺ نے انکے لئے مغفرت کی دعا فرمائی دیگر مالدار صحابہ کرام نے بھی قربانیاں کیں۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد اس بات کو سمجھتے ہیں کہ مالی قربانیوں کی کیا اہمیت ہے۔ بعض لوگ حقیقت میں اپنے پاس جو کچھ ہو وہ قربان کر دیتے ہیں۔ امراء اور صاحب حیثیت لوگوں کو بھی حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے نمونے سامنے رکھنے چاہیں اور پھر اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھانا چاہیے۔

بعد ازاں حضور انور نے دوبارہ غزوہ تبوک کا مضمون جاری فرمایا اور فرمایا کہ صحابہ سے یہاں تک ممکن تھا قربانی کرتے، بعض غریب صحابہ جب تھوڑا غلہ پیش کرتے تو ان کے دل بھر آتے کہ کاش انکے پاس زیادہ ہوتا اور وہ مزید دے سکتے۔ منافقین ان کی چھوٹی قربانیوں پر ہنستے کہ یہ ان مٹھی بھر دانوں سے قیصر کا مقابلہ کرینگے۔ جب رسول کریم ﷺ کو ان کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ان کو کیا معلوم کہ اللہ کی نظر میں ان چھوٹی چھوٹی قربانیوں کی بھی کتنی قیمت ہے۔ حضرت عروہ بن زید کے متعلق ذکر ملتا ہے کہ ان کے پاس قربانی کیلئے کچھ نہیں تھا انہوں نے اللہ سے دعا کی اور کہا

کہ میرے پاس دینے کیلئے تو کچھ نہیں لیکن میں اپنی جان، مال اور عزت کو مسلمانوں کیلئے صدقہ کرتا ہوں آپ ﷺ نے اللہ سے خبر پا کر انہیں اس صدقہ کی قبولیت کی خبر دی، عورتوں نے بھی بڑھ چڑھ کر قربانیاں کیں اور اپنے زیور قربان کر دیئے۔

منافقین مسلمانوں کو قحط اور سفر کی تنگیوں سے ڈراتے رہے جس سے بعض کمزور ایمان والوں نے جنگ سے بچنے کیلئے مختلف بہانے بنانے شروع کر دیئے۔ گو ان میں اکثریت منافقین ہی کی تھی۔ قرآن نے انکا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس گرمی سے وہ ڈر رہے ہیں انہیں کہہ دو کہ جہنم کی آگ کی گرمی اس سے زیادہ سخت ہے۔ ۸۰ کے قریب لوگوں نے مختلف بہانے کرتے ہوئے آپ ﷺ سے پیچھے رہنے کی اجازت لی۔ قرآن کریم نے ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ وہی لوگ ہیں جن کے دل شک میں مبتلاء ہیں، وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، انکا پیچھے رہنا ہی بہتر ہے اگر وہ ساتھ جاتے تو فتنہ کا باعث ہی بنتے۔ قرآن کریم نے منافقین کے ان بہانوں کی پردہ دری کر دی کہ وہ اپنے بہانوں میں جھوٹے ہیں۔ ان آیات میں آئندہ کے لیے بھی تنبیہ کر دی گئی کہ جب امام کی طرف سے کوئی تحریک یا آواز بلند ہو تو کیسے لبیک کہتے ہیں۔ آگے بڑھنا چاہیے اور جیسے تیسے بھی ہو اس میں شمولیت کی تیاری کرنی چاہیے۔ حضور انور نے فرمایا کہ باقی تفصیل انشاء اللہ آئندہ بیان ہو گی۔

آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ جمعہ ربوہ میں مسجد پر حملہ کا ذکر بھی کیا تھا، زخمی خدام کیلئے بھی دعا کریں اللہ سب کو صحت کاملہ عطا فرمائے، تین خدام زیادہ زخمی ہیں اور ابھی ہسپتال میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو شفاء کاملہ عطا فرمائے، ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور آئندہ ہر شر سے ہر جگہ جماعت کو بچائے۔ آمین

نیز حضور انور نے مکرم سیم علی نبینا صاحب مارشل آئی لینڈ کے نماز جنازہ غائب کا اعلان فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے خاندان کے دیگر احباب کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞